منگل | 16-اپریل 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 87 | منگل 27 ذی قعدہ 1416ھ 16 شہادت 1375ھش 16 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر کا اعتبار نہیں

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر فریب کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بدخیالی' یہ غفلت اور خودرفتگی کیوں پیدا ہوئی ہے؟ اس کی جڑ بھی وہی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس کو صادق یقین نہیں کیا۔ انسان کی عادت ہے کہ جس کام پر اس کی آنکھ کھل جاوے اور کسی امر کو یہ اپنے لئے مفید سمجھ لے وہی کرتا ہے۔ ایک تاجر کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں ملک میں اگر اس کا مال جاوے تو اسے اس قدر فائدہ ہو گا تو ضرور اپنا مال وہیں لے جائے گا۔ ایسا ہی ایک زمیندار اور دوسرے اہل حرفہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انسان کی آنکھ کھل جاوے اور عاقبت کا فکر اسے دامنگیر ہو اور وہ ایک یقین اپنے اندر پیدا کر لے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونا ہے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں ظاہر فرمایا ہے کہ اگر مجھ پر نیک ظن ہوتا تو مشکل کیا تھا؟ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 659)

دل میں قربِ الٰہی حاصل کرنے کی خواہش ہونی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تمہارے دل میں یہ جذبہ اور خواہش ہونی چاہئے کہ میں خدا کا ایسا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اور خدا کے درمیان ایک ذرہ برابر بھی فرق نہ رہ جائے کیونکہ اگر ذرہ برابر بھی فرق ہو تو میرے اور خدا کے درمیان وہ ذرہ آ جائے گا اور وہ دوری اور مجبوری ہو گی' ناکامی کا احساس ہو گا کہ میں نے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا۔ میں اتنا قریب نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کہا تم ایک دفعہ قریب آ کر تو دیکھو میں تمہارے قریب آ جاؤں گا اور سچی بات یہ ہے کہ جو انسان خدا تعالیٰ کا اس طرح قرب حاصل کر لیتا ہے جس طرح دو باہم جڑی ہوئی انگلیوں کے درمیان کسی اور کی گنجائش نہیں اس کے بعد خدا تعالیٰ چھوڑا نہیں کرتا یعنی پھر وہ اپنے اس بندے سے جو اس کے اتنا قریب ہو جاتا ہے جس کو ہم ولی کہتے ہیں جو اس کا ولی بن جاتا ہے۔ جو عملاً اپنے مجاہدہ کے بعد اس کے قریب تر آ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب آ جاتا ہے اور اس سے اس قسم کا پیار کرتا ہے اس سے اس قسم کا لگاؤ رکھتا ہے۔ اس کا اس قسم کا خیال رکھتا ہے اس کو اس قسم کی ہدایت دیتا ہے اور رحیمیت کے جلوؤں سے اس کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے اور اس کی کوششوں میں کامیابی کی راہیں اس پر کھولتا رہتا ہے۔ اور مالک یوم الدین کی حیثیت سے (-) اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی بشارت ان کے لئے ہے اور جو فوز عظیم کہا کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی کامیابی نہیں سوچو وہ فوز عظیم کیا ہو سکتی ہے وہ فوز عظیم یہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی فوز عظیم نہیں کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے پیار کی آواز انسان کے کان میں پڑتی رہے۔ پیار کا احساس اس کے دل میں پیدا ہوتا رہے اس کے پیار کے جلوے اپنی زندگی میں وہ دیکھے۔ اور اس کے پیار کے جلوے صرف وہ شخص نہیں بلکہ اس کے ماحول کے لوگ بھی اس شخص کی زندگی میں دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اس شخص یا اس خاندان سے یا اس قوم سے یا اس جماعت سے جیسا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا کتنا پیار ہے۔ جب دنیا خدا تعالیٰ کو جماعت احمدیہ کے افراد سے اس طرح پیار کرتے دیکھے گی۔ تو ان کے دلوں میں خود بخود تمہارے لئے محبت پیدا ہو گی۔ جب دنیا یہ دیکھے

باقی صفحہ 7 پر

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع

مجالس انصار اللہ پاکستان

○ سال 1995ء/1374ھ میں ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حقدار قرار پائے ہیں۔

ان کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے تھے جو حضرت صاحب نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ (آمین)

1- نظامت ضلع کراچی اول ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب

2- نظامت ضلع مظفر گڑھ دوم ناظم ضلع مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

3- نظامت ضلع اسلام آباد سوم ناظم ضلع مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب

(قائد عمومی انصار اللہ پاکستان)

ولادت

○ محترم مولوی محمد ابراہیم بھامڑی صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی لکھتے ہیں۔

میری نواسی زاہدہ عفت اہلیہ مکرم طارق محمود صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22- مارچ 96ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے اس کا نام طاہر محمود تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذیر احمد اٹھوال صاحب کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی اور عمر دراز عطا فرما کر خادم سلسلہ بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ارشد محمود صاحب ابن مکرم مولوی محمد شفیع صاحب چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا حال جرمنی کو مورخہ 96-4-10 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم مبشر احمد صاحب سابق مربی سلسلہ نائیجریا کا بھانجا اور مکرم مرزا محمد رفیع صاحب کا نواسہ ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- شہادت 1375 ھش — 16 - اپریل 1996ء

مشکلات میں خدا تعالیٰ کی پہچان

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی"

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں ایک ہی بات کے دو پہلو بیان فرمائے گئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خدا تعالیٰ سے رشتہ ہونا چاہئے اور دوسرے یہ کہ اس سے جو تعلق پیدا کیا جائے وہ سچا ہو۔ اگر ہم ان دونوں الفاظ پر غور کریں تو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح دنیا میں رشتہ داریاں ہوتی ہیں اور رشتہ داری کے باوجود بعض اوقات قلبی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے انسان رشتہ تو پیدا کرے لیکن قلبی تعلق نہ ہو۔ اور جس طرح دنیا داری میں یہ بات کام نہیں آسکتی۔ اسی طرح دین میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ رشتہ ہونے کے باوجود اگر سچا تعلق نہ ہو تو یہ بات کام نہیں آسکتی۔ اگر سچا تعلق پیدا ہو جائے تو انسان کو ہر چیز اس کے فائدہ کے لئے کام کرتی نظر آئے گی اور وہ یوں محسوس کرے گا بلکہ شدت کے ساتھ محسوس کرے گا کہ دنیا کی ہر چیز اس کے لئے مسخر کر دی گئی ہے۔ لیکن اگر یہ تعلق سچا نہ ہو اور محض دکھاوے کے طور پر انسان اللہ تعالیٰ سے رشتہ پیدا کرے تو اسے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ اور یہ کہ سچا تعلق پیدا کس طرح ہو اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کریں۔ اور پیروی کرتے ہوئے اپنے ایمان کے پیمانے کو بڑھاتے چلے جائیں۔ ایمان کے پیمانے کو بڑھانے کے لئے ہمیں اس کے ایسے کاموں پر نظر کرنی پڑے گی جن کا ہمارے ساتھ اس طرح تعلق ہے کہ ہم نے وہ مانگی نہیں اور مل گئیں۔ اور اس طرح بھی نظر کرنی پڑے گی کہ ہم مانگیں اور مل جائیں۔ یہ بات بھی ایمان بڑھانے کا باعث ہے کہ ہم مانگتے نہیں اور مل جاتا ہے اور یہ بات اس سے بھی زیادہ ایمان بڑھانے کا باعث ہے کہ ہم مانگتے ہیں اور مل جاتا ہے۔ درحقیقت یہ وہ بات ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کے وجود پر حتمی یقین دلاتی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعے سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔"

دعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے آپ کسی دروازے پر دستک دیں۔ اگر آپ دستک دیں اور اندر سے آپ کو جواب مل جائے تو آپ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اندر کوئی شخص موجود ہے۔ دعا کی جائے اور دعا کا جواب ملے تو دل میں یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اور اگر ہماری دعا چاہے کسی ہی رنگ میں ہو۔ پوری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی قدرتیں پہچانی جاتی ہیں اور انسان انہیں مان لیتا ہے۔ ایسا تو کوئی بھی شخص نہیں جسے عمر بھر کبھی کوئی مشکل پیش نہ آئی ہو۔ بلکہ ایسی مشکل جس کے لئے وہ عاجز ہو کر رہ جائے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے یا کہا جا سکتا ہے کہ کرنی چاہئے۔ یہی وہ وقت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے وجود کو ماننے اور جاننے لگتا ہے۔ اور اس کی قدرتوں کا اس کے دل میں یقین پیدا ہونے لگتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔"

اور جب مشکلات حل ہو جاتے ہیں تو دل میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا یقین میخ کی طرح گڑ جاتا ہے اور انسان محسوس کرنے لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا ایمان محفوظ ہے اور مضبوط ہے۔ اور ایمان کی مضبوطی میں وہ آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔

امید کی پھوٹی ہے کرن میری نظر میں
تسکین کا دھارا ہے مرے دیدۂ تر میں
ان ساری عنایات کا چشمہ ہے تری ذات
ہے یاد تری باعثِ رونق مرے گھر میں

ابو الاقبال

O

ہم گردشِ افلاک کا شکوہ نہیں کرتے
ہاتھوں کی لکیروں پہ بھروسہ نہیں کرتے

ہو پائے کوئی بات تو کر لیتے ہیں لیکن
ہر بات کے کر لینے کا دعویٰ نہیں کرتے

بِک جاتے ہیں اک چھوٹے سے انعام کے بدلے
ہو دار کی تعزیر تو سودا نہیں کرتے

چھُپ جاتے ہیں سب رنج و الم دامنِ دل میں
خوش ہو کے کسی شخص کو رُسوا نہیں کرتے

رہتی ہے نظر ان کے در و بام پہ اکثر
در کھلنے کا ہم ان سے تقاضا نہیں کرتے

کیوں ہم پہ عنایات کی اب رہتی ہے یورش
ہم کام تو کوئی بھی خدایا نہیں کرتے

مرہم کی اگر بے اثری دیکھ چکے ہو
کیوں زخم سے زخموں کا مداوا نہیں کرتے

مرتے ہیں تو مرنے کی خبر تک نہیں دیتے
جیتے ہیں تو جینے کا تماشہ نہیں کرتے

قندیل تو رکھ دیتے ہیں دیوار پہ لیکن
کچھ لوگ اسے خون مہیّا نہیں کرتے

اس راہ میں دو رویہ شجر ملتے ہیں لیکن
صد حیف مرے سر پہ یہ سایہ نہیں کرتے

مہمان کی مانند نسیم آتے ہیں اشعار
میں ان کو بُلاؤں تو یہ آیا نہیں کرتے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تقدیرِ الٰہی

میں حضرت بانی سلسلہ کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی۔ مبارک احمد کے علاج میں آپ ساری ساری رات جاگتے تھے۔ میں ان دنوں بارہ بجے کے قریب سوتا تھا اور جلدی ہی اٹھ بیٹھتا تھا۔ لیکن جب میں سوتا اس وقت حضرت صاحب کو جاگتے دیکھتا اور جب اٹھتا تو بھی جاگتے دیکھتا اس محنت کی وجہ سے آپ کو سخت کھانسی ہو گئی۔ ان دنوں میں ہی آپ کو دوائی وغیرہ پلایا کرتا تھا اور چونکہ دوائی کا پلانا میرے سپرد تھا اس لئے ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ایسی باتوں پر جو کھانسی کے لئے مضر ہوں ٹوک بھی دیا کرتا۔ ایک دن ایک شخص آپ کے لئے تحفہ کے طور پر کیلے لایا۔ حضرت صاحب نے کیلا کھانا چاہا مگر میرے منع کرنے پر کہ آپ کو کھانسی ہے آپ کیوں کیلا کھاتے ہیں آپ نے کیلا مسکرا کر رکھ دیا۔ غرض چونکہ میں ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کراتا تھا اور تیمار دار تھا آپ میری بات بھی مان لیتے تھے۔ انہی دنوں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب حضرت صاحب کے لئے فرانسیسی سیب لائے جو اتنے کھٹے تھے کہ کھانسی نہ بھی ہو تو ان کے کھانے سے ہو جائے۔ لیکن حضرت صاحب نے تراش کر ایک سیب کھانا شروع کر دیا۔ میں نے منع کیا لیکن آپ نے نہ مانا اور کھاتے چلے گئے میں بہت کڑھتا رہا کہ اس قدر کھانسی کی آپ کو تکلیف ہے مگر پھر آپ ایسا ترش میوہ کھا رہے ہیں۔ لیکن آپ نے پرواہ نہ کی اور سیب کی پھانکیں کر کے کھاتے گئے اور ساتھ ساتھ مسکراتے بھی گئے۔ جب سیب کھا چکے تو فرمایا۔ تمہیں نہیں معلوم مجھے (خدائی خبر ملی) ہے کہ کھانسی دور ہو گئی ہے اور اب کسی احتیاط کی ضرورت نہیں۔ اس لئے میں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کے ادب کے طور پر یہ سیب باوجود ترش ہونے کے کھا لیا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ کی کھانسی اچھی ہو گئی اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

1942ء میں لجنہ اماء اللہ کے سالانہ جلسہ میں لجنہ اماء اللہ سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

تعلیم کو دیکھ لو۔ امیر سے امیر آدمی بھی اکیلا سکول نہیں چلا سکتا۔ لیکن مل کر غریب سے غریب آدمی بھی شاندار کالج تیار کر سکتے ہیں یہاں سکول کا پچیس چھبیس ہزار خرچ ہے۔ یہ کوئی اکیلا آدمی خرچ نہیں کر رہا۔ بلکہ تم میں سے ہی وہ مرد ہیں جن کی چار روپے آمد ہے اور وہ پیسہ پیسہ دے رہے ہیں۔ اکٹھے کاموں کے لئے ضرورت ہوا کرتی ہے جماعت کی۔ اس کے لئے یہ قانون ہم نے بنایا ہے کہ جہاں کہیں بھی احمدی عورتیں ہیں وہاں لجنہ اماء اللہ بنا لیں۔ لجنہ اماء اللہ کے معنے ہیں اللہ کی نیک بندیوں کی انجمن۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہر جگہ انجمنیں قائم نہیں ہوئیں۔ جہاں لجنہ قائم ہو وہاں کی ہر عورت ممبر ہو گی۔ اور ہر عورت یہ اقرار کرے کہ خدا کے دین کو پھیلانے کے لئے میں مر جاؤں گی۔ سر دے دوں گی لیکن پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ ہفتہ میں ایک یا دو دن وقف کر دے بجائے اس کے کہ ہمسایہ کی غیبت کرو۔ دین کی باتیں کرو۔ آپس میں نیک مشورے کرو۔

میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ تم اپنے قومی کام کیسے کر سکتی ہو۔ جب تمہارے پاس ہتھیار نہیں۔ لجنہ اماء اللہ تمہارے لئے ہتھیار ہے اجتماعی کام تم کس طرح کر سکتی ہو جب تک تم مل کر کام نہیں کرتیں۔ کوشش تو یہ کرنی چاہئے کہ پانچوں وقت کی عبادت میں سے ایک دفعہ باجماعت ادا کرو۔ اگر تم باجماعت عبادت ادا کرو گی تو بہت ممکن ہے کہ تمہارا یہی ثواب تمہیں جنت میں لے جانے کا موجب ہو جائے۔ اسی طرح تم اقرار کرو کہ ہم اپنے بچوں کو کہیں گی کہ تم دلیر بنو۔ انہیں سچ بولنا سکھائیں گی۔ (عبادت سکھائیں گی۔ یا اسی طرح مثلاً یہ نیکیاں کہ ان کے متعلق فیصلہ کرو تعلیم کے لئے کوئی استاد رکھو کہ وہ دین سکھائے یہ سارے کام ایسے ہیں جو تم مل کر کر سکتی ہو۔ اسی طرح (کلام الٰہی) کا ترجمہ ہے۔ اکٹھی ہوئیں ایک رکوع با ترجمہ سنا دیا۔ عورتوں کے فائدے کے لئے اخبار مصباح جاری ہے۔ چندہ اکٹھا کر کے منگواؤ اور جلسہ میں پڑھ کر سنا دیا کرو۔ اسی طرح چندہ اکٹھا کر کے کبھی بخاری منگوا لی۔ کبھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوئی کتاب منگوا لی۔ تا تمہاری دعوت الی اللہ وسیع ہو جائے۔ تمہاری تعلیم وسیع ہو جائے اور اچھی اچھی باتیں دوسروں کو سنانے کا موقعہ مل جائے۔ اسی طرح الفضل منگوا لیا۔ تا قادیان کے

باقی صفحہ 6 پر

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

محبت پیدا کر کے غیبت کا مقابلہ کیا جانا چاہئے۔ یہ بات بتانے کے لئے خطبہ میں فرمایا:۔

اسی طرح سے ہم غیبت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان میں ایک مثبت طریق ہے کہ اپنے تعلقات کو دوسرے سے محبت کے طریق پر اختیار کریں۔ اور نظام جماعت سے بھی محبت پیدا کریں۔ اور جو نظام جماعت چلانے والے ہیں ان سے ادب اور محبت کا رشتہ باندھیں۔ یہ سوچ کر کہ ہم تو آزاد ہیں ہمارا بہت سا وقت اپنے ذاتی معاملوں میں خرچ ہو رہا ہے۔ یہ شخص دین کی خاطر بندھا ہوا ہے اس سے تعلق رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کا موجب ہو گا۔ خدا کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ کیونکہ ہم خدا کی خاطر اس سے تعلق رکھ رہے ہیں۔ یہ اگر سوچ کر بالارادہ انسان اپنی اپنی جماعت میں اپنے عہدہ داروں کا احترام کرے خواہ چھوٹے ہوں اور ان سے محبت کا طریق اختیار کرے خواہ ان سے طبعاً محبت پیدا نہ ہوتی ہو۔ مگر بعض دفعہ احترام محبتوں میں بدل جاتے ہیں اور بعض دفعہ محبتیں احترام پیدا کرتی ہیں۔ یہ دونوں طبعی طور پر ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہیں۔ ان معنوں میں وہ بے ساختہ بے اختیار محبت نہیں جو ایک جلوۂ حسن سے پیدا ہوتی ہے وہ محبت جو محض حسینوں کے تعلق اور واسطے سے پیدا ہوتی ہے۔ میں اس کی بات کر رہا ہوں کہ اگر کسی شخص سے محبت ہے تو اس سے تعلق والوں سے بھی ایک محبت ہوتی ہے۔ وہ ذاتی طور پر محبت کا مستحق نہ بھی ٹھہرے لیکن جس حسین کی یاد سے وہ وابستہ ہے اس کے ساتھ ایک محبت ہونا ایک طبعی امر ہے۔ چنانچہ مجنوں کے عشق کی دلیل میں ایک سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ مجنوں کو لیلیٰ کے کتے سے بھی پیار تھا۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب محبت پاگل ہو جائے۔ اتنی بڑھ جائے کہ اس میں دیوانگی آجائے۔ تو ایسے شخص کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور اس پر انسان کا اختیار نہیں رہتا۔ تو جب میں محبت کہہ رہا ہوں۔ تو آپ کو کوئی منافقت کی تعلیم نہیں دے رہا۔ میں آپ کو گہری حقیقت بتا رہا ہوں۔ کہ محبت حقیقتاً واسطہ بالواسطہ بھی اپنے اثر اور اپنے جلوے دکھاتی ہے۔ اس لئے میں نے کئی دفعہ آپ کے سامنے (رفقاء) کی مثال رکھی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کو جو عشق تھا۔ آج بھی بہت دعویدار ہیں۔ مگر وہ شکلیں ہی اور تھیں۔ وہ صورتیں ہی مختلف تھیں۔ سراپا عشق تھے۔ ان کی آنکھوں سے محبت برستی تھی۔ ان کے چہروں سے ان کی کھالیں ان کی جلدیں بدلتی تھیں۔ اور ایسے پگھلے ہوئے رہتے تھے کہ سارا وجود ان کا اس محبت میں مخمور اور سراپا گداز رہتا تھا۔ اسی لئے بچپن میں ہمارے لئے بڑی شرمندگی کے سامان ہوتے تھے۔ ہم جانتے تھے کہ ہماری کوئی حیثیت نہیں کوئی بزرگ (رفیق) آیا ہے۔ دونوں ہاتھ سے پکڑا ہاتھ۔ زبردستی کھینچ کر پیار کیا اور اس وقت سمجھ نہیں آتی تھی۔ شرمندگی سے ہم بھاگتے تھے۔ لیکن بعد میں جب میں نے سوچا تو پتہ چلا کہ یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا عشق تھا جو یہ جلوے دکھا رہا تھا۔ اور اس وقت ہمارا ان سے زبردستی کرنا ان کے اخلاص کے ایک خاص حد تک پہنچے ہوئے ہونے کی وجہ سے ان پر زیادتی بن جاتا تھا۔ تو یہ چیزیں مصنوعی نہیں ہیں یہ عشق کے طبعی نتائج ہیں۔ اور میں جو کہتا ہوں کہ محبت نظام جماعت والوں سے بھی پیدا کرو۔ کوئی مصنوعی طریق کی محبت نہیں کہہ رہا۔ آپ خدا سے محبت جب زیادہ کریں گے تب یہ محبتیں پیدا ہوں گی۔ اگر اللہ سے سچا عشق ہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس درجہ بدرجہ تعلق کے نتیجہ میں عشق ہے۔ تو آپ کے کلام سے بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نظام ہو جو وابستہ ہو اس طرف سے اس سے انسان بے اعتنائی یا تکبر کی راہ اختیار کرے اور اپنی زبانیں بات بات پر کھولے۔ اور بدتمیزی کے جملے ان کے متعلق کہے۔ اور تمسخر کرے۔ اور پھر غیبت کرے۔ اور پھر نظام جماعت کے اوپر تبصرے کرتے ہوئے لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھ کر یہ کہے فلاں جی۔ ہم نے دیکھ لیا۔ امیر صاحب کو۔ جو ان کا حال ہے۔ ان کے بیٹے کا یہ حال ہے۔ ان کی بیٹی ایسی تھی۔ اور سارے مل کر بیٹھ رہے ہیں۔ گویا اس طرح امیر کے بد ہونے سے وہ لوگ خدا کی نظر میں پاکیزہ ہو رہے ہیں۔ حالانکہ (-) پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ اپنے جس مقام پر بھی فائز تھے۔ اس سے گرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بد انجام کو پہنچتے ہیں۔ ان میں غیبت بھی آجاتی ہے۔ ان میں منافقت بھی آجاتی ہے۔ ان میں پھر رفتہ رفتہ بغاوت بھی پیدا ہوتی ہے۔ بہتان تراشی بھی شامل ہو جاتی ہے۔ یہ ملتی جلتی بیماریاں ہیں۔ اکٹھی چلتی ہیں اس لئے غیبت کو کوئی معمولی بات نہ سمجھیں غیبت سے کلیتہً اجتناب کریں اور اس کا ایک طریقہ اپنے محبت کے دائرے کو وسیع کرنا ہے۔

یہ دنیا چند روزہ ہے کسی کو بقا نہیں اور یہ دنیا اور اس کا جاہ و جلال ہمیشہ نہیں رہنے والا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ یوزیڈ تاثیر (کراچی)

نوبیل انعام یافتہ سائنس دان

ڈاکٹر عبدالسلام کا سترواں یوم پیدائش

پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کا سترواں یوم ولادت۔ "بزم ڈاکٹر عبدالسلام" کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں منایا گیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد بزم کے سیکرٹری جناب ممتاز حسین شاہ نے بزم کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات خصوصاً اسلامی دنیا کی خدمات کے حوالے سے بہت سی نئی اور مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالسلام کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جو ڈاکٹر صاحب نے لندن سے اس تقریب کے لئے خصوصی طور پر روانہ کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے پیغام میں تمام حاضرین کو سلام عرض کرنے بعد درخواست کی کہ وہ ان کے لئے خصوصی دعا کریں کہ وہ بھی اہل وطن کے لئے ہمیشہ دعاگو رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

"دعا ہی اصل طاقت ہے اور بغیر دعا کے مسلمان کچھ بھی نہیں"

اپنی خصوصی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا

جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ میں ایک طبعی بیماری "پروگریسو سپر نیوکلیر پلسی" میں مبتلا ہوں۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو رفتہ رفتہ جسم کی طبعی حرکات معکوسہ کو تباہ کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی بیماری کے سبب میں اپنے وطن کی طرف سفر کرنے سے معذور ہوں حالانکہ مجھے میرے وطن کی یاد بہت ستاتی ہے اور بے حد دل چاہتا ہے کہ وطن لوٹوں اور اپنے پیاروں۔ اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب سے ملوں۔ یقین کیجئے کہ اس وقت بھی آپ کی یاد میرے دل و دماغ میں تازہ ہے اور میں آپ کو یاد کر رہا ہوں"

آپ نے کہا کہ پاکستان کو قابل و لائق دانشوروں کی ضرورت ہے میں نے کوشش کی کہ لوگوں کو بتا سکوں کہ ایک پاکستانی کیا کچھ کر سکتا ہے۔ آپ بھی ایک دانش منداور قابل شخصیت کے طور پر اپنی اہلیت و لیاقت کے سفر کو جاری رکھیں اور آنے والی نسلوں کے اقبال کو مزید بلند کرنے کی سعی کریں"۔

انہوں نے کہا کہ جب میں وطن عزیز سے آنے والے بعض والدین کے خط پڑھتا ہوں تو مجھے یہ پڑھ کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ وہ مجھے اپنے بچوں کے لئے چند حوصلہ افزا الفاظ لکھنے کی التجا کرتے ہیں۔ یہ والدین اپنے خطوط میں اس بات کا شکوہ کرتے ہیں۔ کہ یہاں ایسی قابل فخر ہستیاں نہیں ہیں جنہیں وہ اپنے بچوں کی رہنمائی کے لئے نمونے کے طور پر سامنے لا سکیں۔ یہ آپ سب پر فرض ہے کہ ارض پاک کے نونہالوں کو قابل فخر و سر بلند ہستیوں سے متمتع کریں۔ ہم بحیثیت بزرگ نسل کے اپنے وطن کے لئے آئیڈیل پیدا کرنے اور وطن عزیز کی مانگ کو کامیابیوں کے افشاں سے بھرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں اپنے اختلافات وذاتی خواہشات کو پس پشت ڈالنا ہوگا۔ اور ایک بہتر پاکستان کی تعمیر کرنا ہوگی۔ ہم نے اپنا وقت اور توانائیاں برباد کر دیں اور دوسروں کو یہ موقع دیا کہ وہ تعلیم و تربیت اور تیکنیکی مہارت کی دوڑ میں ہم سب سے بہت آگے نکل جائیں۔ اب یہ غفلت ختم ہو جانی چاہئے کبھی مت بھولئے کہ آپ دنیا کے لئے بہت کچھ تخلیق کر سکتے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھئے کہ اعلیٰ تخلیق صرف اور صرف بے حد محنت انہماک اور مستقل مزاجی کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ ہمارے پاس دوسروں کو متاثر کرنے اور خود آگے بڑھنے کا گرانقدر اثاثہ موجود ہے۔

"ہمیں کبھی نہیں بھلانا چاہئے کہ مسلمان دانشوروں نے صدیوں تک دنیا کی رہنمائی کی ہے۔"

بعد میں تقریب سے جناب "کنور ادریس" کریم بخش خالد۔ زاہدہ حنا۔ سید قاسم محمود۔ ڈاکٹر عزیز الحسن اشرفی۔ ایس ڈبلیو احمد۔ پروفیسر محمد افضل و ممتاز زینب نے خطاب کیا۔

جناب کنور ادریس نے کہا کہ مٹھی بھر لوگوں نے خود کو قوم پر مسلط کر رکھا ہے اور وہ اپنے مفادات کے لئے افراد کے ساتھ ساتھ اداروں کو بھی بے دھڑک اور بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ اور یہاں صرف انسانوں کو ہی نہیں اخلاقیات 'ذہانت' اور روشن خیالی کو بھی قتل کیا جا رہا ہے انہوں نے سفارش کی کہ اسلام آباد میں زیر تعمیر فزکس سنٹر کا نام ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر رکھا جائے۔ اور کرکٹ کے کھلاڑیوں سے جو پندرہ کروڑ روپے بچ گئے ہیں۔ وہ سائنس فنڈ میں دیئے جائیں۔ کیونکہ ڈاکٹر عبدالسلام بھی اتنی ہی رقم پاکستان میں سائنس کی ترقی کے لئے دینے کو تیار ہیں۔

ممتاز کالم نگار زاہدہ حنا نے کہا کہ ہم تاریخ کے بہت بڑے جھوٹے ہیں۔ کل جن دانشوروں پر قتل کے فتوے لگائے گئے ہم آج ان کے نام احترام سے لینے لگے ہیں ہماری تاریخ ایسے واقعات سے بھری ہوئی ہے کہ ہم نے علماء کو قید کیا اور لاکھوں کی تعداد میں کتب نذر آتش کیں۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا باقی صفحہ 6 پر

ابن العطاء

میرا کالم

بھارت کے ایک بہت بلند پایہ شاعر اختر الایمان گزشتہ روز وفات پا گئے۔ چند سال ہوئے آپ پاکستان بھی آئے تھے اور مختلف مجالس کے علاوہ ٹیلیوژن پر بھی آپ نے اپنی کچھ نظمیں پیش کی تھیں۔ اردو اور انگریزی اخبارات نے ان کے حالات زندگی اگرچہ تفصیل سے تو نہیں لکھے لیکن ان کا ذکر ضرور کیا ہے اور ان کی بڑائی کا اعتراف کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ جب خاکسار دہلی میں حکومت ہند میں ملازمت کرتا تھا تو اپنے محترم دوست مکرم عبدالسلام صاحب اختر کے ساتھ خواجہ نواب محمد شفیع کی ہفتہ وار محفل میں شرکت کیا کرتا تھا۔ کئی سال تک اس محفل میں شرکت کا موقعہ ملا۔ بہت بڑے بڑے شاعروں سے اسی محفل میں ملاقات ہوئی اور بہت سے نوجوان شاعر جن کی شاعری کا ابھی آغاز ہی تھا اور جو بعد ازاں پاکستان اور ہندوستان کے بہت بڑے بڑے شاعر مانے گئے ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ سرور بارہ بنکوی۔ خمار بارہ بنکوی۔ جمیل الدین عالی۔ اور اختر الایمان ان دنوں نوجوانی کی سرحد میں داخل ہو رہے تھے۔ جمیل الدین عالی ان میں سب سے چھوٹے تھے۔ لیکن خوب کہتے تھے۔ اختر الایمان کی زبان سے آزاد نظم سن کر لطف آتا تھا۔ ان دنوں اختر الایمان وہاں کے دہلی کالج جسے کسی زمانے میں عربک اینگلو انڈین کالج بھی کہا جاتا تھا تعلیم حاصل کرتے تھے۔ لیکن باقاعدگی کے ساتھ نواب خواجہ محمد شفیع کی اس محفل میں شرکت کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس محفل کا طریق یہ تھا کہ مغرب سے پہلے افسانے کہانیاں اور ڈرامے سنائے جاتے تھے۔ اور مغرب کے بعد شعر و شاعری کا دور چلتا تھا۔ نواب خواجہ محمد شفیع نہایت اچھے ادیب اور ادیب سے زیادہ اچھے انسان تھے۔ وہ افسانہ نگاروں' کہانی نویسوں اور شاعروں کی بڑی قدر کرتے تھے۔ وہ اس محفل کا انتظام بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے اور بڑی خوش طبعی اور خوش دلی کے ساتھ ہر شخص کو خوش آمدید کہتے۔ مجھے یاد ہے کہ احمدیہ جماعت کے ساتھ ان کے بہت اچھے روابط تھے۔ چنانچہ سیرت النبی ؐ کے جلسوں کی بعض اوقات وہ صدارت بھی فرماتے تھے۔ میں نے نائیجیریا جانے سے پہلے اپنا ایک شعری مجموعہ (1944ء) میں تیار کیا تو اس کا دیباچہ نواب خواجہ محمد شفیع صاحب نے لکھا اگرچہ میں جلد ہی باہر چلے جانے کی وجہ سے وہ کتاب شائع نہ کروا سکا لیکن بہرحال میں ان کا ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے میری اس کتاب کا دیباچہ لکھا۔ اسی کتاب کے دیباچہ کے لئے محترم احمد ندیم قاسمی نے بھی حامی بھری تھی۔ احمد ندیم قاسمی صاحب شیخوپورہ میں خاکسار کے والد محترم سے فارسی زبان پڑھ چکے تھے۔ میں نے یہ حوالہ بھی انہیں دیا تھا اور یقیناً وہ اس سے خوش ہوئے ہوں گے۔

اختر الایمان جیسا کہ میں نے کہا ہے کالج میں پڑھتے تھے اور اس مجلس میں نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ شرکت کرتے تھے۔ کئی الفاظ ایسے ہیں جو پہلی دفعہ ان سے سنے۔ ان کی نظم میں ایک تسلسل ہوتا تھا اور ترنم کے ساتھ پڑھی جاتی تھی۔ نثری نظم نہیں بلکہ آزاد نظم جس میں ترنم موجود ہو۔ یوں لگتا تھا پہلے لفظ سے لے کر آخری لفظ تک ایک دھاگے میں پروئے ہوئے موتی ہیں۔ بعد ازاں وہ ہندوستان ہی میں رہ گئے اور انہوں نے بہت نام کمایا۔ نواب خواجہ محمد شفیع صاحب کی محفل کے ذکر میں یہ بتا کر بھی خوشی محسوس کرتا ہوں کہ وہاں میں نے برادر محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کے والد محترم حضرت محمد آسان صاحب کی زبان سے ایک کہانی سنی۔ اس کہانی کا عنوان تھا۔ "اندھی لڑکی" جس سے عام طور پر تو کوئی شخص شادی کے لئے راضی نہ ہوتا تھا۔ لیکن جب اس کی شادی ہو گئی اور وہ اپنے سسرال کے گھر گئی تو اندر داخل ہوتے ہوئے اسے ٹھوکر لگی اور اس ٹھوکر کی وجہ سے اس کی بینائی واپس آگئی۔ کہانی سن کر بڑا لطف آیا۔

یہ کالم اختر الایمان کی وفات پر ان کے رشتہ داروں اور ان کے دوستوں خاص طور پر شاعر حضرات سے تعزیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کروں گا ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ میں بخش دوں گا۔ اگرچہ یہ توبہ دوسرے دن ہی ٹوٹ جاوے مگر بات یہ ہے کہ کرنے والے کا اس وقت عزم مصمم ہو اور اس کے دل میں ٹوٹی ہوئی نہ ہو ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے خدا کی توبہ کے معنے رجوع کے ہیں۔ کیونکہ اس کا نام تواب ہے انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تو وہ رحمت سے اس کی طرف آتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے۔ جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضا و قدر غالب آتی ہے۔ پھر وہ روتا ہے۔ گڑ گڑاتا ہے۔ پھر توبہ کرتا ہے۔ مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے۔ اور وہ بار بار تضرع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ پھر آخر کار جب انتہا تک اس کی تضرع اور ابتہال پہنچ جاتے ہیں تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے (جو چاہتا ہے عمل کر۔ میں نے تجھے بخش دیا ہے) اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اب اس کی فطرت ایسی بدل دی گئی ہے کہ گناہ نہ ہو سکے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ام مجیب

بشکریہ ہفت روزہ مہارت لاہور

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا

آج عاشی کی طبیعت صبح سے ہی اداس تھی کام سے فارغ ہو کر بیٹھی تو قریب رکھی کتابوں کی الماری پر نظر پڑی ایک کتاب نکال کر پڑھنے لگی۔

خدا کی قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھئے کہ رحمت حق جن کے گھر میں نازل ہوئی ان بد نصیبوں نے اسے اپنے ہاتھوں سے گنوادیا۔ کئی سو میل دور رہنے والوں نے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر والہانہ ذوق و شوق سے رحمت مجسم کا دامن تھام لیا اور اس شہر کے گلی کوچے انوار رسالت سے جگمگانے لگے۔ ایک دن ایک باوقار خاتون نے دس سالہ کمسن بچے کے ہمراہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر ادب سے سلام کیا اور عرض کیا۔

"یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ میرا فرزند انس ہے میری دلی تمنا ہے کہ یہ آپ کی خدمت کرے۔ اس کو اپنے خادموں میں شامل فرمالیں اور اس کے لئے دعا کریں"

حضور نے خاتون کے جذبہ اخلاص کی تحسین فرمائی بچے کے سر پر دست شفقت رکھا اور پھر ان کے لئے دعائے خیر کی"

یہ عظیم المرتبت خاتون جنہوں نے اپنے محبوب لخت جگر کو فخر موجودات کی خدمت اقدس میں دینے کا شرف حاصل کیا حضرت ام سلیم انصاریہ تھیں۔

آپ دور کے رشتے سے سرور دو عالم کی خالہ مشہور تھیں۔ سرور دو عالم کے نزدیک اس رشتے کی بڑی قدر و منزلت تھی اسی لئے حضور کبھی کبھی حضرت ام سلیم کے گھر تشریف لے جاتے اور وہاں آرام فرماتے۔ ازواج مطہرات کے علاوہ صرف ام سلیم اور ان کی بہن ام حرام کو یہ شرف حاصل ہوا۔ یہ کتاب حضرت ام سلیم کے بارے میں تھی۔ عاشی کو دلچسپ معلوم ہوئی اور وہ پڑھتی گئی۔

حضرت ام سلیم بہت صالح فطرت تھیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ میں چند سعید الفطرت بیعت کی سعادت حاصل کر کے مدینہ گئے اور اسلام کی تبلیغ کی تو حضرت ام سلیم دین حق قبول کر کے سابقون الاولون میں شامل ہو گئیں۔ ان کی شادی ان کے ماموں زاد بھائی سے ہوئی تھی جن کا نام مالک بن نضر تھا۔ بد قسمتی سے وہ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے اور ام سلیم کے مسلمان ہو جانے پر بہت خفا ہوئے۔ اس وقت ان کا چھوٹا سا بیٹا انس تھا۔ ام سلیم انہیں کلمہ پڑھاتیں تو وہ ناراض ہوتے مگر ام سلیم اسلام پر قائم رہیں اور اسے اسلام کی تعلیم دیتی رہیں۔ آخر مالک بن نضر ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

کچھ مدت بعد حضرت ام سلیم کو ہر طرف سے نکاح کے پیغام آنے شروع ہوئے۔ ابو طلحہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے بھی پیغام بھیجا تو حضرت ام سلیم نے صاف انکار کر دیا کہ۔

میں تو خدائے واحد اور اس کے سچے رسول پر ایمان لائی ہوں۔ افسوس ہے تم پر کہ جس خدا کو پوجتے ہو وہ ایک درخت ہے (یعنی لکڑی کا بت ہے) جو زمین سے اگا ہے اور اس کو فلاں حبشی نے گھڑ کر تیار کیا ہے۔ میں خدائے واحد کی پرستار تم خود ساختہ بتوں کے پجاری جو کسی کو نفع یا ضرر نہیں پہنچا سکتے بھلا میرا تمہارا میل کس طرح ہو سکتا ہے۔

دل نشیں انداز میں کی گئیں یہ باتیں ابو طلحہ کے دل میں اتر گئیں کچھ دن غور کیا اور پھر ام سلیم کے پاس آکر کہا مجھ پر حق واضح ہو گیا ہے اب میں تمہارا دین قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت ابو طلحہ کی مالی حیثیت اس وقت بہت معمولی سی تھی۔ لیکن ام سلیم کو ان کے اسلام قبول کر لینے کی اتنی خوشی ہوئی کہ بخوشی نکاح کے لئے تیار ہو گئیں اور کہا میں اسلام کے سوا کوئی حق مہر نہیں لیتی۔

حضرت ثابتؓ کہا کرتے تھے کہ میں نے کسی عورت کا مہر ام سلیم سے افضل نہیں سنا۔

اسلام قبول کرنے کے بعد ابو طلحہ کا شمار آپ کے جذبہ ایثار اور محبت رسول کی وجہ سے جلیل القدر صحابہ میں ہونے لگا۔ انہیں بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہو کر حضور کو اس عہد کے ساتھ مدینہ تشریف لانے کی سعادت حاصل ہے کہ وہ اپنی جانوں، مالوں اور اولادوں کے ساتھ رحمت عالم کی اعانت کریں گے۔

حضرت ام سلیم کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ ہجرت کے بعد انصار اور مہاجرین کے درمیان عقد مواخات کے لئے سید البشر اور تمام انصار و مہاجرین جس گھر میں اکٹھے ہوئے وہ حضرت ام سلیم ہی کا تھا۔

جنگ احد میں بڑے جوش و جذبہ سے شریک ہوئیں اور حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ میدان جنگ میں مشک بھر بھر کر لانے اور زخمیوں کو پانی پلانے کی سعادت حاصل کی۔

جنگ خیبر میں بھی چپکے سے لشکر کے پیچھے دوسری صحابیات کے ساتھ روانہ ہو گئیں اور زخمیوں کے علاج معالجے کا سامان ساتھ لے گئیں اور لوگوں کو تیر اٹھا کر دینے اور ستو گھول کر پلانے کے عہد کے ساتھ شامل ہوئیں۔ جنگ کے بعد حضرت صفیہ کو رسول کریم کی دلہن بنانے کے لئے سجانے سنوارنے کا کام بڑے شوق سے کیا۔

جنگ حنین میں جب گھمسان کا رن پڑ رہا تھا حضرت ام سلیم ہاتھ میں خنجر لئے شمع نبوت پر قربان ہونے کے لئے کھڑی تھیں جب حضور نے پوچھا خنجر کا کیا کرو گی تو عرض کیا کہ کوئی مشرک قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ حضور یہ سن کر متبسم ہوئے۔

حضرت ام سلیم کو رحمت عالم ﷺ سے انتہا درجہ محبت اور عقیدت تھی۔ جب حضور ان کے گھر میں استراحت فرماتے تو وہ آپ کا پسینہ اور گرے ہوئے موئے مبارک ایک شیشی میں تبرک کے طور پر جمع کر لیتیں اگر حضور کو ام سلیم کے گھر نماز کا وقت آجاتا تو وہیں چٹائی پر نماز ادا کر لیتے۔ ایک بار سرور دو عالم نے حضرت ام سلیم کے مشکیزے سے اپنا دہن مبارک لگا کر پانی پیا وہ اٹھیں اور مشکیزے کا منہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا کہ رحمت عالم کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

سرور کائنات بھی حضرت ام سلیم پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ حضور حج کے لئے جانے لگے تو ام سلیم سے پوچھا کہ تم حج کے لئے جاؤ گی؟ انہوں نے کہا صرف دو سواریاں تھیں ان پر باپ بیٹا چلے گئے ہیں۔ حضور نے انہیں ازواج مطہرات کے ساتھ سوار کرادیا۔ حضرت ابو طلحہ کا حضرت ام سلیم سے فرزند ابو عمیر تھا۔ حضور ام سلیم کے گھر تشریف لاتے تو اس سے پیار و محبت کی باتیں کرتے۔

ایک دن ابو عمیر کا پالتو پرندہ (چڑیا) جس کا نام النغیر تھا مر گیا جس پر وہ بہت غمگین ہو گیا۔ حضور کو پتہ چلا تو آپ نے ابو عمیر کو پاس بلا کر اس کے سر پر دست شفقت رکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔ اے ابو عمیر تیری نغیر نے کیا کیا؟ ابو عمیر نے جواب میں ہنس دیا اور پھر کھیل کود میں مشغول ہو گیا۔

ابو عمیر ابھی بچہ ہی تھے کہ حضرت ابو طلحہ کی عدم موجودگی میں فوت ہو گئے۔ حضرت ام سلیم نے ان کی رحلت پر صبر و استقلال سے کام لیا۔ خاموشی سے اس کی میت کو غسل دے، کر کفن پہنا کر ایک طرف رکھ دیا اور گھر والوں کو منع کر دیا کہ حضرت ابو طلحہؓ کو آتے ہی ابو عمیر کی المناک موت کی خبر نہ دیں۔ رات کو ابو طلحہ آئے انہیں کھانا کھلایا اور وہ اطمینان سے بستر پر لیٹ گئے تو ام سلیم نے ان سے پوچھا "اگر تم کو کوئی چیز مستعار دی جائے اور پھر واپس لے لی جائے تو کیا اس کا واپس لیا جانا تمہیں ناگوار گزرے گا" حضرت ابو طلحہ نے جواب دیا ہر گز نہیں۔

بولیں تمہارا لڑکا بھی اللہ کی امانت تھی جو اس نے واپس لے لی تمہیں اب اس کی طرف سے صبر کرنا چاہئے۔

ابو طلحہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان سے کہا تم نے پہلے کیوں نہ بتایا۔ بولیں تاکہ تم اطمینان سے کھانا وغیرہ کھالو۔

صبح اٹھ کر ابو طلحہؓ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا۔ حضور نے حضرت ام سلیم کے صبر و رضا پر ان کی تعریف فرمائی اور نعم البدل کے لئے دعا کی۔ اس دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں عبد اللہؓ فرزند عطا فرمایا جس سے ابو طلحہ کی نسل چلی۔

ایک مرتبہ حضرت ابو طلحہؓ نے حضور کی آواز کی کمزوری سے محسوس کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھوکے ہیں۔ انہوں نے حضرت ام سلیم سے کہا ان کے پاس تھوڑا سا جو کا آٹا تھا جس کی انہوں نے روٹیاں پکا کر دو تین روٹیاں حضرت انس کے ہاتھ حضور کو بھجوائیں۔ حضور کے گرد بہت سے صحابہ کا مجمع تھا۔ حضرت انس ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ حضور نے پوچھا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کیا بے شک یا رسول اللہ پھر پوچھا کھانا دے کر بھیجا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔

حضور صحابہ کو لے کر حضرت ام سلیم کے گھر روانہ ہو گئے۔ حضرت انس بھاگے آئے کہ حضور صحابہ سمیت تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ کو بھی بہت فکر ہوئی کہ اتنے آدمیوں کا انتظام کیسے ہو گا۔ حضرت ام سلیم نے سنا تو نہایت اطمینان سے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

حضور تشریف لائے حضرت ام سلیم نے وہی دو تین روٹیاں اور تھوڑا سا شہد یا زیتون کا تیل پیش کر دیا۔ ان روٹیوں کی چوری بنائی گئی اور حضور نے برکت کے لئے دعا کی اور دس دس آدمیوں کو باری باری کھانے کے لئے اندر بلایا گیا۔ اس طرح باری باری لوگ بلائے گئے اور کھانا ساٹھ ستر آدمیوں کے لئے کافی ہو گیا۔

حضرت زینب بن جحش سے حضور نے نکاح کیا تو حضرت ام سلیم نے بڑے برتن میں مالیدہ بنا کر حضرت انس کے ہاتھ بھیجا اور کہا عرض کرنا اس حقیر ہدیے کو قبول فرمائیے۔

ایک مرتبہ ایک پریشان حال شخص نے سرور دو عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر طعام کا سوال کیا۔ حضور نے ازواج مطہرات سے پوچھا کسی کے گھر کھانے کو کچھ ہے۔ سب نے کہا آج فاقہ ہے۔ اب حضور نے صحابہ سے پوچھا "کوئی ہے جو اس اللہ کے بندے کو اپنا مہمان بنائے۔ ارشاد سن کر ابو طلحہ اٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ میں اس کو اپنا مہمان بناؤں گا۔ گھر جا کر حضرت ام سلیم سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے کہا بچوں کو بہلا کر سلا دو۔ کھانے کے وقت تم چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھ کر بجھا دینا۔ اندھیرے میں مہمان کھانا کھالے گا اور ہم بھی یونہی منہ چلاتے رہیں گے" اس طرح مہمان کو کھلا کر دونوں میاں بیوی اور بچوں نے رات فاقے سے گزار دی۔ صبح ابو طلحہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زبان رسالت پر آیت رواں تھی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر کیلئے مزید ایک لاکھ بھارتی فوجی

معلوم ہوا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں مزید ایک لاکھ فوجی بھجوا رہا ہے۔ اس میں 20 ہزار ریگولر فوجی بھی شامل ہیں۔ قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ ان مزید فوجیوں کے بھجوانے کا مقصد وادی کشمیر میں بھارتی حکومت کی انتظامیہ کو مضبوط بنا کر وہاں پر چلنے والی اس مہم کو ناکام بنانا ہے جس کے تحت کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کیلئے رائے شماری کی راہ ہموار کرنا ہے۔

ایک طرف تو بھارت ایسے اقدامات کے ذریعے اپنی علاقائی قوت بننے کے ارادوں کی تکمیل چاہتا ہے اور دوسری طرف وہ مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی جدوجہد کو کچلنا بھی چاہتا ہے۔

جنگ بندی لائن کے دونوں اطراف بسنے والے کشمیریوں اور ان کے اعزو اقارب نے مقبوضہ کشمیر میں حالیہ انتخابات کو مسترد کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان انتخابات میں حصہ لینا اپنے قومی مقاصد اور فوجی وقار کے احترام کے منافی ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے سات سالہ مظالم کو فراموش کر دیا جائے۔ ان زعماء کا کہنا ہے کہ کشمیری اپنے خون سے ایک نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ بھارت ان کو اس پر مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی آزادی کی جدوجہد کو ترک کردیں۔

 OOO

ایران کے لئے روسی ایٹمی پلانٹ

روس نے ایران کو یقین دلایا ہے کہ وہ اپنے ان عہدوں کا پاس کرے گا جس کے تحت روس ایران میں ایک غیر فوجی ایٹمی ری ایکٹر لگائے گا۔ یہ ری ایکٹر جنوبی ایران کے شہر بوشہر میں نصب کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ روس نے ایران کے ساتھ اقتصادی میدان میں بھی تعاون کرنے کا اعلان کیا ہے۔

روسی نائب وزیر خارجہ مسٹر اولغ سوسکوٹیز نے ایران کے سفیر مہدی سفاری سے ملاقات کی اور ان کو بتایا کہ امریکہ کی شدید مخالفت کے باوجود یہ ری ایکٹر نصب کیا جائے گا۔ امریکہ کا الزام ہے کہ ایران ان ری ایکٹروں کے ذریعے اپنے ایٹمی پروگرام کو ترقی دے کر ایٹم بم بنانا چاہتا ہے۔

روسی وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کا ملک ایران کے ساتھ الیوشن 11-114 نامی سویلین طیارے ایران میں تیار کرنے کے معاہدے پر بھی دستخط کرنے کو تیار ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قسم کے سویلین طیاروں کی سروس کے بارے میں بھی معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔

مسٹر سفاری نے کہا کہ ایران روس کو 300 ملین ڈالر کی رقم روس کے تیل کے ساز و سامان کی خریداری کے لئے ادا کرنے کو تیار ہے۔

دونوں اطراف سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ یہ تعاون میٹلرجی' پیٹرو کیمیکلز اور ملٹری ٹیکنالوجی کے میدانوں میں کیا جا سکتا ہے۔

روسی ماہرین نے دسمبر 1995ء میں بوشہر میں نیوکلیئر پلانٹ کی تکمیل پر کام شروع کر دیا تھا۔ یہ ری ایکٹر جرمنی نے تیار کرنا شروع کیا تھا مگر 1979ء کے اسلامی انقلاب کے بعد یہ ری ایکٹر نامکمل حالت میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ گزشتہ نومبر میں روس نے اعلان کیا تھا کہ وہ ایران کو دو مزید ایٹمی ری ایکٹر دے گا۔

ایک ہزار میگاواٹ کے ری ایکٹر پر اندازاً ایک ارب ڈالر کا خرچ آئے گا۔ اس معاہدے پر 1995ء کے شروع میں دستخط ہو گئے تھے۔ جرمنی نے 1993ء میں اپنی کمپنی سیمنز SIEMENS کو اس پلانٹ پر کام شروع کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا اور وجہ یہ بیان کی کہ اس میں حساس قسم کی ٹیکنالوجی استعمال ہوتی ہے۔

1980ء کی عراق ایران جنگ کے دوران اس منصوبے کو شدید بمباری کا نشانہ بننا پڑا۔ اور اب یہ صورت حال ہے کہ اس کی مرمت پر بھی بھاری اخراجات آئیں گے۔

یہ بھی طے پا چکا ہے کہ اس منصوبے کی 90 فیصد رقم کی ادائیگی ہارڈ کیش میں کی جائے گی اور باقی 10 فیصد کی ادائیگی ایران میں تیاری شدہ سامان کے بدلے میں ہو گی۔

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے روس کے ساتھ اس معاہدے کو منسوخ کرنے کے لئے روسی صدر مسٹر بورس یلسن پر دباؤ ڈالا تھا۔ امریکہ کا کہنا تھا کہ اس معاہدے کے تحت یورینیم کو افزودہ کرنے کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ یورینیم کو افزودہ کرنے کے بعد اس سے ایٹم بم بنانے کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔

OOO

عراق کے حاجی دوسرے سال بھی حج نہیں کر سکیں گے

ہزاروں عراقی باشندے اس سال بھی مسلسل دوسری دفعہ خانہ کعبہ کا حج ادا کرنے کی سعادت سے محروم رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تین عرب ممالک نے عراق کے منجمد کئے گئے اثاثے واگذار کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس طرح اس سال 20 ہزار عراقی حج سے محروم رہیں گے۔

بیرونی ممالک میں عراق کے اثاثوں کو بھی اقوام متحدہ کی ہدایت پر منجمد کر دیا گیا تھا۔ عراق پر یہ پابندیاں کویت پر اس کے حملے کے بعد عائد کی گئی تھیں۔

جنوری میں عراق نے اقوام متحدہ' عرب لیگ اور اسلامی کانفرنس سے درخواست کی تھی کہ وہ سعودی عرب بحرین اور متحدہ عرب امارات سے درخواست کریں کہ وہ عراق کے اثاثوں میں 50 ملین ڈالر فراہم کر دیں تاکہ عراق کے حاجیوں پر خرچ کئے جا سکیں۔ عراق نے کہا تھا کہ ہم اس رقم سے کوئی ایسی چیز نہیں خریدیں گے جس کی ممانعت ہے۔ انہوں نے ان ممالک پر افسوس کا اظہار کیا کہ انہوں نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اور عراق کی درخواست کو نظر انداز کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کی موجودہ اقتصادی حالت میں عراق اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا کہ وہ حاجیوں کی روانگی کو منسوخ کر دے۔ عراق کے افسران نے بتایا کہ سات عرب ملکوں میں عراق کے منجمد شدہ اثاثوں کی مقدار ایک ارب 30 کروڑ ڈالر ہے ان میں سے 479 ملین ڈالر صرف سعودی عرب میں منجمد پڑے ہوئے ہیں۔ گزشتہ سال بھی عراق کے عازمین حج کو عراق کی خراب اقتصادی حالت کے پیش نظر بھجوانے سے معذرت کی گئی تھی۔

1994ء میں صرف 474 عراقیوں کو حج پر جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس وقت اسلامی کانفرنس نے عراق کو 20 ہزار عازمین حج بھجوانے کا کوٹہ جاری کیا تھا۔ لیکن عراق اپنی خراب اقتصادی حالت کی وجہ سے ان تمام عازمین کو نہ بھجوا سکا تھا۔

OOO

ربانی کے جیٹ طیاروں کا طالبان پر حملہ

گزشتہ روز افغانستان کی ربانی حکومت کے جیٹ طیاروں نے کابل کے اردگرد مختلف سمتوں میں طالبان پر حملہ کر کے ان کی تنصیبات کو تباہ و برباد کر دیا۔ طالبان نے ان تنصیبات کو کابل پر حملے کے لئے تیار کر رکھا تھا۔

ربانی حکومت کے ترجمان نے بتایا کہ ہم نے جنوب اور مغرب میں پانچ راؤنڈ دن کے وقت اور تین رات کے وقت فائر کئے۔

ترجمان نے کہا کہ طالبان کابل پر حملہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ ان کو مزید کمک بھی پہنچا دی گئی تھی۔ ان دعاوی کی تصدیق آزاد ذرائع سے نہیں ہو سکی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ ہمارے پاس جو معلومات ہیں ان کے مطابق طالبان نے اپنے مضبوط گڑھ میدان شہر سے کابل پر حملہ کرنا تھا۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اس حملے کو ناکام بنانے کے لئے کابل انتظامیہ پوری طرح مستعد ہے۔

دوسری طرف صدر ربانی کی انتظامیہ نے طالبان سے بات چیت کے لئے ایک وفد تشکیل دے دیا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

حالات تمہیں معلوم ہوتے رہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں جماعت دی ہے۔ جماعت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس اگلے سال تک کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے جہاں لجنہ کا قیام نہ ہو۔ لجنہ کے لئے کام یہ ہے۔ اول تھوڑا تھوڑا ہر ایک اپنی توفیق کے مطابق چندہ دے اور چندہ جمع کر کے مصباح منگوائیں۔ دوئم کم از کم ایک (عبادت) باجماعت ادا کریں اس کے بعد دو چار آیتوں کا ترجمہ سنا دیا۔

سوئم۔ لجنہ رجسٹرڈ کرا لو اور مرکز سے قواعد منگوا لو اس سال خصوصیت کے ساتھ یہ عملی تجاویز پیش کرتا ہوں۔

بقیہ صفحہ 4

کہ ان سے آج مغربی دانشور روشنی حاصل کرتے ہیں۔ مگر جب ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان آتے ہیں تو یہاں کوئی ان سے ملاقات بھی نہیں کرتا۔ ہم تباہی و بربادی کی جس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ علم دشمنی ہے۔ ہمارے سیاسی رہنما منافق ہیں آج ہم جس پاکستان میں رہتے ہیں یہ وہ پاکستان نہیں جس کا خواب "قائد اعظم" نے دیکھا تھا جمہوریت پسند جماعت منافقت اور سیاسی مصلحت سے کام لیتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام آج بیرون ملک اذیت برداشت کر رہے ہیں تو اس کے ذمہ دار حکمران ہیں۔

ڈاکٹر عزیز الحسن اشرفی نے ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آجکل پاکستان میں بے شمار لوگ ملک سے باہر جانے۔ اپنی قومیت چھوڑ کر۔ امریکہ۔ آسٹریلیا یا کسی اور ملک کی قومیت اختیار کرنے کی جدوجہد میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اور اپنی کوششوں میں جب کامیاب ہو جاتے ہیں تو بڑے فخر سے اس پر ناز کرتے ہیں۔ گویا ان کو پاکستانی قومیت سے کوئی دلچسپی نہیں بعض افراد کی گفتگو سے تو یہ تاثر صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سبز پاسپورٹ رکھنے میں ذلت محسوس کرتے ہیں۔ ایسے دور میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ذات گرامی لائق صد احترام ہے کہ انہوں نے اپنا سبز پاسپورٹ تبدیل نہیں کیا حالانکہ علمی دنیا میں ان کا وہ مقام ہے کہ ہر ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یافتہ ملک ان کو اپنا پاسپورٹ دینے میں فخر محسوس کرے پروفیسر محمد افضل اور قاسم محمود صاحب نے اپنے ذاتی حوالوں سے ڈاکٹر عبدالسلام کی نجی زندگی کے گوشوں کو اس خوبصورت انداز سے اجاگر کیا کہ حاضرین کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

آخر میں صدر مجلس اور پاکستانی حقوق انسانی کمیشن کے چیئرمین ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل نے اپنی صدارتی تقریر میں نوبل انعام یافتہ ماہر طبیعات ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کی ایک عظیم ترین شخصیت قرار دیا اور کہا کہ ہمارے اس بند معاشرے میں سائنس ہرگز ترقی نہیں کر سکتی۔

انہوں نے کہا کہ کسی معاشرے میں سائنسی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ وہاں رواداری ' تحریر و تقریر اور اظہار رائے کی مکمل آزادی روشن خیالی و فراخدلی ہو۔

آخر میں چوہدری احمد مختار صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام کی صحت اور طویل عمری کے لئے خصوصی دعا کروائی۔

تقریب میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ایک ہمشیرہ نے بھی شرکت کی۔

(ہفت روزہ لاہور 6- اپریل 1996ء)

بقیہ صفحہ 5

ترجمہ وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہی ہو۔

اور پھر حضرت ابوطلحہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "رات کو مہمان کے ساتھ تم لوگوں کا برتاؤ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا"

حضرت رسول کریم ﷺ حضرت انس کو کسی کام سے بھیجتے۔ اگر حضرت انس کہہ دیتے کہ یہ ایک رازداری کا کام تھا تو حضرت ام سلیم کبھی دوبارہ ان سے نہ پوچھتیں بلکہ انہیں کہتیں اس کو کسی کو نہ بتانا۔

حضرت ام سلیم کے پاس ایک بکری تھی ایک مرتبہ وہ اس کے دودھ سے مکھن نکال کر گھی بنا کر ایک کپی میں جمع کرتی گئیں جب کپی بھر گئی تو اپنی پرورش کردہ لڑکی سے کہا اسے رسولؐ اللہ کی خدمت میں دے آؤ کہ وہ اس سے سالن بنا لیا کریں۔ وہ حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا اس کپی کو خالی کر کے اس کو دے دو۔ چنانچہ کپی خالی کر کے دے دی گئی بچی نے آکر کھونٹی پر لٹکا دی۔ حضرت ام سلیم گھر آئیں تو دیکھا کہ کپی بھری ہوئی ہے اور اس سے گھی ٹپک رہا ہے۔ انہوں نے لڑکی سے پوچھا کہ گھی دے کر کیوں نہیں آئی اس نے کہا میں تو دے آئی ہوں۔ حضرت ام سلیم لڑکی کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں نے اس کے ہاتھ آپ کے پاس ایک کپی بھیجی تھی جس میں گھی تھا۔ حضور نے فرمایا یہ آئی تھی اور دے گئی تھی۔

حضرت ام سلیم نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ کپی بھری ہوئی ہے اور اس میں سے گھی ٹپک رہا ہے۔

حضور نے فرمایا اے ام سلیم مجھے اس بات پر تعجب کیوں ہو کہ اللہ نے تجھ کو رزق دیا جیسا کہ تو نے نبیؐ کو کھانے کو دیا ہے اور کھا اور کھلا"

حضرت ام سلیم نے گھر آکر اس گھی کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کیا اور اور پھر بھی اتنا بچ گیا کہ وہ دو مہینے تک اس سے سالن کا کام لیتے رہے۔

ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (تمثیلی پیرایہ) کہ میں جنت میں گیا تو مجھے کچھ آہٹ معلوم ہوئی میں نے پوچھا کون ہے تو لوگوں نے کہا انس کی والدہ غمیصاء بن لحان ہیں "یعنی حضرت ام سلیم۔ غمیصا آپ کا نام تھا۔

گویا "سرورؐ دوعالم نے حضرت ام سلیم کو خود جنت کی بشارت دی"

عاشی نے یہاں تک پڑھا تو وہ سوچنے لگی دین اسلام کے لئے قربانیاں کرنے والی یہ کیسی عظیم ہستیاں تھیں۔ یہ واقعات کچھ کچھ تو سنے ہوئے تھے مگر زیادہ علم نہیں تھا کہ وہ عظیم عورت کون تھیں جن کے ساتھ خوش قسمتی کے اتنے واقعات ہوئے۔ خدا کی رضا پر اتنی صابر ہستی تو اس نے کبھی نہیں دیکھی۔ دوسروں کو کھلا کر خود بھوکے رہنے کا سبق اسے بہت کچھ سکھا گیا۔

وہ سوچنے لگی حضورؐ جو خدا کے اتنے بڑے نبی تھے انہیں اور ان کی ازواج مطہرات کو کیسے کیسے فاقے کرنے پڑے۔ ایک ہم ہیں کہ ذرا سی چیز نہ ملنے پر پریشان ہو جاتے ہیں.......... کیا مجھے اپنے جیون ساتھی کا اتنا خیال رہتا ہے..........

اس کے دل میں یہ خیال راسخ ہونے لگا کہ یہ لوگ خدا کے لئے اتنی قربانیاں کرنے والے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ کے ان پر فضل ہوئے۔ دنیا تو چند روزہ ہے۔ آخرت ہی اصل مدعا ہونا چاہئے اور پھر حضرت ام سلیم کو جنت کی خوشخبری کا پڑھ کر اسے بہت رشک آیا کاش وہ بھی رحمت عالم کے زمانہ میں ہوتی۔ اسے بھی نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی............ مگر زمانہ تو واپس نہیں لایا جا سکتا وہ حقیقت کی دنیا میں آگئی۔ اس نے خدا سے وعدہ کیا کہ میں اپنے فرائض اچھی طرح ادا کروں گی....... پھر ایک دم اس کے دل میں زبردست خواہش پیدا ہوئی اور اس کا دل چاہا کہ وہ سجدے میں گر جائے اور خدا سے دعا کرے کہ نبیؐ پاک کا زمانہ تو واپس نہیں آسکتا یا اللہ یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ تو ہے............ اس کے زمانے کے جلوے ہی ہمیں دکھا دے......... دعا سے فارغ ہوئی تو پر سکون تھی۔ بے شک کامل سکون خدا سے تعلق میں ملتا ہے۔

اس نے سوچا کتاب کتنی اچھی ساتھی ہوتی ہے اس نے آئندہ مطالعہ کی عادت کو اپنانے کا فیصلہ کر لیا۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم امجد عالم صاحب ابن مکرم محمد عالم زاہد صاحب آف سنت نگر لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-3-24 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم شیخ محمد اسلم صاحب گنپت روڈ لاہور کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام جنید امجد تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کو خدا تعالیٰ نے 12- اپریل 96ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب قلعی گر نصیر آباد ربوہ کی پوتی اور مکرم ریاض احمد صاحب چوہدری دارالصدر غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک وخادمہ دین بنائے۔

اعلان

○ پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور نے پنجاب کے کالجوں میں بیالوجی میں لیکچرار (مرد) کے لئے 25 آسامیوں کا اعلان کیا ہے اس کے علاوہ ایس ایس ٹی (آرٹس) ایس ایس ٹی (سائنس) ایس ایس ٹی (بیالوجی) اور ایس ایس ٹی (ٹیکنیکل) اور ہوم اکنامکس میں مرد/ خواتین کی مختلف آسامیوں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی ' کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information Cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(i) ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات

(ii) اپنے شعبہ کا Prospectus

(iii) اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ

اعلان قرض حسنہ برائے تعلیم بیرون از پاکستان

○ پاکستان بینکنگ کونسل نے بیرون پاکستان پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند طلبہ کے لئے قرض حسنہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ وہ طلبہ جن کا تعلیمی ریکارڈ شاندار ہو اور مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرون پاکستان جانا چاہتے ہوں وہ درخواست دینے کے اہل ہیں۔ انجنیئرنگ۔ الیکٹرانکس۔ آئل ٹیکنالوجی۔ ایگریکلچر۔ میڈیسن۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ باٹنی۔ حیاتیات۔ جیالوجی۔ ریاضی۔ شماریات۔ کمپیوٹر سائنس۔ دوسری نیچرل سائنسز۔ معاشیات۔ کامرس۔ بزنس / پبلک ایڈمنسٹریشن۔

درخواست فارم وغیرہ پاکستان بینکنگ کونسل کے دفتر واقع 7 حبیب بینک پلازہ۔ آئی۔ آئی چندریگر روڈ کراچی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9 مئی 1996ء ہے۔ دیگر تفصیلات اور قواعد کے لئے روزنامہ Dawn مورخہ 6- اپریل 1996ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

گی کہ یہ جماعت وہ ہے جنہوں نے ہم سے خدمت کا اور الفت کا اور ہمارے دکھوں کو دور کرنے کے لئے کوششوں کا وہ تعلق پیدا کر لیا ہے۔ جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے قرب پر ہے ان کو تسلی ہو گی کہ ان سے ہمیں کوئی دکھ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ہم پر ظلم نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے حقوق کو تلف نہیں کر سکتے۔ ہمیشہ یہ ہمارے دکھوں کو دور کرنے کے بعد ہمارے لئے سکھ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ پھر جس شخص کو یہ سمجھ آجائے گی وہ تو آپ کے قریب آجائے گا۔ اور جو آپ کے قریب آیا چونکہ آپ خدا کے قریب ہوں گے لہٰذا وہ بھی خدا کے قریب ہو جائے گا۔

(از خطبہ 8- نومبر 1974ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں مشہور کرکٹ ہیرو عمران خان کے قائم کردہ کینسر ہسپتال میں ہولناک دھماکہ ہونے سے 7- افراد ہلاک اور 38 زخمی ہو گئے۔ زبردست دھماکہ کے بعد عمارت کو آگ لگ گئی- پورا علاقہ لرز اٹھا' مرنے والوں کی لاشیں جل کر کوئلہ بن گئیں- ہر طرف خون پھیل گیا- بھگدڑ میں کئی لوگ کچلے گئے دھوئیں اور گرد و غبار کے شدید بادلوں نے دن میں اندھیرا کر دیا- کھڑکیاں اکھڑ کر باہر جا گریں- یہ دھماکہ آؤٹ ڈور وارڈ میں ہوا جو دھماکہ سے مکمل طور پر تباہ ہو کر رہ گیا- زخمیوں اور مرنے والوں کے جسم کے لوتھڑے دیواروں سے چپک گئے- ہسپتال کے 50 سے زائد کمروں کو زبردست نقصان پہنچا عمران خان دھماکے کے وقت ہسپتال میں نہیں تھے- زخمیوں میں ہسپتال کے ڈاکٹر بچے اور خواتین سمیت کئی مریض شامل ہیں- ہسپتال میں بم کے دو دھماکے ہوئے ایک باتھ روم کے دروازے کے باہر اور دوسرا اس کے بالکل سامنے ہوا- غسل خانے میں موجود دس سالہ بچہ بھی موقع پر ہلاک ہو گیا- آگ لگنے سے ہلاک ہونے والے دو افراد کی نعشیں بری طرح جھلس کر ناقابل شناخت ہو گئیں- زخمیوں کو فوری طور پر کینسر ہسپتال ہی میں اور زیادہ شدید زخمیوں کو جناح ہسپتال میں پہنچا دیا گیا- دھماکے سے کینسر ہسپتال کی بجلی منقطع ہو گئی-

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو کینسر ہسپتال میں دھماکہ کی اس وقت اطلاع ملی جب وہ پشاور میں تھیں- وزیراعظم لاہور پہنچیں اور جناح ہسپتال میں زیر علاج زخمیوں کی عیادت کی اور ان کو امدادی چیک تقسیم کئے- انہوں نے کہا کہ آئرش طرز کی دہشت گردی ہو رہی ہے- اس سے آہنی ہاتھوں سے نبٹیں گے- انہوں نے کہا کہ کینسر ہسپتال میں دھماکہ لاہور کے گزشتہ دھماکوں اور بینک پر فائرنگ کے واقعات کا تسلسل ہو سکتا ہے ہمیں رپورٹیں مل گئی تھیں کہ کچھ عناصر لاہور میں تشدد کی سیاست لانا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ کینسر ہسپتال اچھا کام کر رہا ہے- تخریب کاروں کی سوچ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہاں دھماکہ کرنے سے شہرت زیادہ ملے گی- انہوں نے کہا کہ کینسر ہسپتال کا نقصان حکومت پورا کرے گی- تاکہ نیک کام دوبارہ شروع کیا جا سکے- وزیراعظم نے دھماکے کی جگہ کا بھی معائنہ کیا- وزیراعظم شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال پہنچیں تو ان کی آمد سے پہلے عمران خان گھر چلے گئے- ہسپتال کے چیف ایگزیکٹو نے ان کے ساتھ پھر کر جائے حادثہ دکھائی-

○ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان نے کہا کہ ہسپتال میں دھماکے سے مجھے "پیغام مل گیا ہے-" ڈروں گا نہیں دس گنا طاقت کے ساتھ مخالفوں سے ٹکراؤں گا- جس نے بھی یہ حرکت کی ہے وہ انسان نہیں جانور ہے- آج تک کسی نے ہسپتالوں میں دھماکہ نہیں کیا- انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے- انہوں نے کہا کہ دھماکہ کر کے مجھے ڈرانے والے جان لیں کہ میں موت سے نہیں ڈرتا- ہم اگلے ہی روز ہسپتال کو دوبارہ شروع کریں گے تاکہ جو ہسپتال بند کرانا چاہتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ ایسی حرکتوں سے کچھ نہیں بنتا- ہراساں کرنے والے مجھے میرے مشن سے نہیں ہٹا سکتے- اب پہلے سے زیادہ عزم کے ساتھ کام کروں گا- انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت تحقیقات کروا کر ملزموں کو منظر عام پر لائے-

○ قومی اسمبلی میں کینسر ہسپتال میں دھماکے کی اطلاع قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے دی تو اسمبلی پر سناٹا چھا گیا- دھماکے کی اطلاع نے ایوان صدر اور وزیراعظم سیکرٹریٹ نے کھلبلی مچا دی صدر اور وزیراعظم کو فوری طور پر تفصیلات سے آگاہ کیا گیا- بے نظیر بھٹو نے چند گھنٹوں میں تفاصیل منگوا لیں- وزارت داخلہ کے اداروں نے تحقیقات شروع کر دی ہے-

○ نوابزادہ نصراللہ خان' سینئر وزیر مشتاق اعوان' اور سرحد کے وزیراعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ خیراتی ادارہ میں دھماکہ افسوس ناک ہے اور عوام کے خلاف گہری سازش ہے-

○ ایک رائے یہ ظاہر کی گئی ہے کہ کینسر ہسپتال میں بم کا دھماکہ نہیں تھا بلکہ ائرکنڈیشنڈ پلانٹ کی گیسز باہر نہ نکلنے کی وجہ سے دھماکہ ہوا-

○ صدر مملکت نے مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن کو لاہور ہائی کورٹ کا مستقل چیف جسٹس مقرر کر دیا ہے- وہ لاہور ہائی کورٹ کے سب سے زیادہ سینئر جج ہیں- ان کی تقرری کی سفارش سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کی ہے- مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن کو مئی 1981ء میں لاہور ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا- 1984ء میں وہ مستقل ہوئے' اگست 1994ء میں صدر مملکت نے انہیں وفاقی شرعی عدالت میں ٹرانسفر کر دیا حالیہ فیصلے کے بعد وہ واپس ہائی کورٹ آ گئے- اپریل 1998ء میں ریٹائر ہوں گے- مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن نے کہا کہ میں نے نہ تو کسی کو کوئی پیشگی یقین دہانی کرائی ہے اور نہ پیشگی استعفیٰ دیا ہے- انہوں نے کہا کہ عوام کو جلد اور سستا انصاف فراہم کیا جائے گا-

○ صدر مملکت نے مسٹر جسٹس مامون قاضی کو سندھ ہائی کورٹ کا مستقل چیف جسٹس مقرر کر دیا ہے- انہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے-

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ چاروں صوبے کالاباغ ڈیم کی تعمیر پر رضامند ہو جائیں تو پنجاب کالاباغ ڈیم کی رائلٹی نہیں لے گا- انہوں نے کہا کہ ڈیم نہ بنا تو دس سال کے بعد پنجاب کا علاقہ ریگستان بن جائے گا-

○ سپریم کورٹ نے لاہور ہائی کورٹ کو ہدایت کی ہے کہ شہباز شریف کی ضمانت کے مقدمے کی سماعت تین دن میں کرے اس کا فیصلہ کیا جائے- فاضل عدالت نے اپنے مختصر حکم میں کہا ہے کہ درخواست گزار کو ریلیف حاصل کرنے کے لئے فورم میسر ہو تو اسے سپریم کورٹ کے انصاف کا غیر معمولی دروازہ نہیں کھٹکھٹانا چاہئے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے الزام لگایا ہے کہ حکومت مرضی کے ججوں کی تقرری کے لئے پیشگی استعفے لے رہی ہے- عدلیہ میں بھی ہارس ٹریڈنگ شروع کر دی گئی ہے-

○ تحریک استقلال کے قائد ائرمارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ عوام سیاستدانوں کی کارکردگی سے مایوس ہو چکے ہیں- امن و امان اور اقتصادی و دفاعی صورت حال تشویش ناک ہو چکی ہے- موجودہ حالات میں فوج کچھ نہیں کر سکتی- انہوں نے مطالبہ کیا کہ آئندہ انتخابات متناسب نمائندگی کی بنیاد پر کرائے جائیں-

○ انکم ٹیکس کے سلسلے میں ہر قسم کی چھوٹ ختم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے- دو ہزار روپے کمانے والے کو بھی ٹیکس دینا ہو گا- ادویات' خوردنی اور زرعی پیداوار بڑھانے کی اشیاء کے سوا تمام چیزوں پر سیلز ٹیکس لگے گا- نئے بجٹ میں چاروں صوبوں میں زراعت پر ٹیکس لگے گا اس مد سے پانچ ارب کے لگ بھگ آمدنی کا امکان ہے- سرکاری ملازمین کو 15 فیصد مہنگائی الاؤنس دینے کی تجویز ہے- جاگیرداروں کے زرعی اثاثوں پر دولت ٹیکس کی شرح پر نظر ثانی کی جائے گی-

○ اسرائیل کے جنوبی لبنان پر حملے جاری ہیں- 40 لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں- امریکہ نے کہا کہ اسرائیل حملوں میں حق بجانب ہے-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ میں قانون سازی میں اپوزیشن کو بلڈوز نہیں کروں گا-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو گزشتہ روز خان عبدالولی خان کے گھر گئیں اور ان کے بڑے بھائی خان عبدالغنی خان کی وفات پر اظہار تعزیت کیا-

○ سندھ کے وزیر قانون نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کبھی نہیں بنے گا- انہوں نے یہ بیان سندھ اسمبلی میں ممتاز علی بھٹو کی طرف سے کالا باغ ڈیم بننے کی خبروں پر احتجاج کے جواب میں دیا-

○ بھلوال کے قریب مسلح افراد نے چناب ایکسپریس پر حملہ کر کے دو خطرناک قیدیوں کو چھڑوا لیا- دو مسافر فائرنگ سے ہلاک ہو گئے- 26- سے زائد سنگین مقدمات میں ملوث ملزم کو سرگودھا سے راولپنڈی لے جایا جا رہا تھا- پولیس اور ملزموں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے سے کانسٹیبل سمیت بارہ افراد زخمی ہو گئے- ٹرین 5 گھنٹے بھلوال سٹیشن پر رکی رہی-

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دکان: 649 گھر: 212300

جڑی بوٹیوں سے تیار بالوں کی قدرتی غذا
عزیز ہیئر آئل
بالوں میں چمک، مہک، خوبصورتی اور مضبوطی پیدا کر کے بالوں کو بڑھاتا، گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
قیمت 65/-

اسلام آباد- لاہور- کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ورلڈ ٹریڈ پلازا- ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم و لیکوریا • ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون: 254634

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534